اختتامی تقریر

سالانہ احمدیہ تربیتی کورس جولائی ۱۹۹۴ء

میرے محترم بزرگو' خواتین و حضرات اور عزیز طلباء و طالبات
اسلام علیکم!

خدا کے فضل و کرم اور حضرت امیر کی دعاؤں سے تربیتی کورس آج اختتام کو پہنچ رہا ہے۔ حضرت امیر کمزور صحت کے باوجود اس کورس کی افتتاح کے لئے تشریف لائے اور دعا فرمائی۔ خدا کا شکر ہے کہ اس کورس میں دلچسپی سال بہ سال بڑھ رہی ہے۔ اس مرتبہ کورس میں مصلح موعود اور محمدی بیگم کی پیشگوئیوں پر ہمارے ہونہار نوجوان پروفیسر اعجاز احمد صاحب نے تفصیل سے روشنی ڈالی۔ فقہ کے چار اماموں کی زندگی کے مختصر حالات اور ان کی خصوصیات کے بارے میں مولانا شفقت رسول صاحب نے بیان کیا۔ اسلام میں خدا کا تصور' عقیدہ تثلیث' اجماع اور اجتہاد کے بارے میں پروفیسر غلام رسول صاحب ایم اے۔ ایل ایل بی نے عام فہم زبان میں بنیادی باتیں طلباء کو سمجھائیں۔ محترم چوہدری عبدالحمید صاحب نے امام مہدی کے تصور اور اس کے متعلق پیشگوئیاں اور نشانیاں بیان کیں۔ اسی طرح محترم راجہ محمد بیدار صاحب نے نماز کی اہمیت اور مختلف مسائل پر روشنی ڈالی۔

گذشتہ سال کی طرح مجدداعظم جلد اول میں سے دعویٰ مسیحیت سے لے کر سفر لاہور تک کے دور کے بارے میں اور پھر روزانہ تقاریر کے مضامین کو بچوں کے ذہنوں میں محفوظ رکھنے کی غرض سے طلباء اور طالبات کو سوالات کی شکل میں ہوم ورک دیا گیا۔ ہم معذرت خواہ ہیں کہ مجدداعظم جلد اول میں سے مختص حصہ اور اس سے متعلق سوالات تاخیر سے طلباء کو دیئے گئے لیکن اس کے باوجود اکثر طلباء نے تمام سوالات کے جوابات مکمل کر کے دیئے۔ بعض کے جوابات بڑی محنت اور مطالعہ کے بعد لکھے گئے جن کو دیکھ کر بہت خوشی ہوئی۔ قادیانی جماعت کے سربراہ مرزا طاہر احمد صاحب نے کچھ عرصہ ہوا دو خطبات دئے۔ ان خطبات پر محترم بشارت احمد بقا صاحب نے دو مقالات میں بڑی تفصیل سے روشنی ڈالی۔ ان خطبات میں سے ایک خطبہ کی سرخی یہ تھی "پیغامیوں کے جھگڑوں سے جماعت کو نقصان پہنچا ہے ان کی طرف توجہ نہ دیں"۔ ان مقالوں میں ذریت مبشرہ کے موضوع پر یعنی یہ کہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی ساری اولاد پیشگوئی کے مطابق پیدا ہوئی اور پاکیزہ ہے' محترم بقا صاحب نے اس کے تمام پہلوؤں پر سیر حاصل بحث کی۔ ہماری کوشش ہے کہ یہ مقالات اور کورس کے دوران دوسری تقاریر میں سے اہم موضوعات کو تدوین کر کے شائع کیا جائے اور شرکاء کورس کے علاوہ احباب جماعت کو بھی ارسال کیا جائے تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگ سلسلہ کے اہم مسائل کے بارے میں جان سکیں۔ چند ناگزیر وجوہات کی بنا پر محترم ڈاکٹر اصغر حمید صاحب کا سلسلہ تقاریر نہ ہو سکا۔ صرف قبولیت دعا پر ایک دن ان کا لیکچر ہوا۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے علمی اور اصلاحی کارناموں پر محترم ڈاکٹر صاحب سلسلہ تقاریر لکھ رہے ہیں جو طبع ہو کر آپ تک پہنچ جائیں گی۔

تحریک احمدیت اور حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے دعویٰ مسیحیت کے حوالہ سے ایک اہم بات کی طرف آپ کو توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ انگلستان کے عیسائی مذہبی حلقوں میں عقائد کے لحاظ سے انقلابی فکری تبدیلیاں رونما ہو رہی ہیں۔ جس کی کچھ جھلک ہمیں ڈرہم' انگلستان کے پادری ڈیوڈ جینکنز کے اس بیان سے پتہ چلتا ہے جو انہوں نے گذشتہ سال دیا تھا کہ جہنم کے متعلق یہ تصور سراسر ظلم پر مبنی ہے کہ وہ دائمی ہے اور یہ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا دوبارہ نازل ہونا بھی ممکن نہیں۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ کسر صلیب کے آثار اب زیادہ نمایاں ہو رہے ہیں اور حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے دعویٰ مسیحیت کی سچائی پر خود عیسائی حلقے مہر

www.aaiil.org

تصدیق ثبت کر رہے ہیں۔ سنہ ۵۰ کی دہائی میں تو عیسائی مفکرین نے Honest to God جیسی کتب لکھ کر یہ کہنا شروع کیا تھا کہ جدید سائنس کی روشنی میں ہمیں آسمان، زمین اور موت کے بعد کی زندگی اور دیگر مذہبی اصطلاحات کی تشریح کو نئے الفاظ اور انداز میں ڈھالنا ہو گا۔ دوسرے لفظوں میں عیسائی معتقدات کو اس رنگ میں پیش کرنا ہو گا جن کو تعلیم یافتہ لوگ سمجھ سکیں۔ لیکن اب بعض معتقدات کے متعلق واضح طور پر عیسائی حلقے یہ کہہ رہے ہیں کہ یہ علم اور جدید تحقیق کی روشنی میں غلط نظر آتی ہیں۔

اسی طرح ایک ہزار سال سے زائد عرصہ ہوا Josaphet and Barlaam کے نام سے ایک کتاب شائع ہوئی تھی جس کا ذکر حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے اپنی کتاب تحفہ گولڑویہ میں بھی کیا ہے۔ اس کتاب میں روحانی اسرار و رموز، تجربات اور کیفیات کو تمثیلات میں بیان کیا گیا ہے۔ ان تمثیلات کو شیکسپیئر سے لے کر امام غزالی تک نے روحانی کیفیات کو بیان کرنے کے لئے استعمال کیا۔ اس کتاب کے بارے میں اب تک یہی کہا جاتا رہا کہ اس میں بیان کردہ نصائح اور تمثیلات حضرت بدھ کی ہیں۔ گو خواجہ نذیر احمد صاحب مصنف جیسز ان ہیون آن ارتھ اور دیگر محققین نے اس رائے کا اظہار کیا کہ اس کی طرز خطابت اور تمثیلات کا انداز بیان حضرت بدھ سے زیادہ حضرت عیسیٰ سے ملتے جلتے ہیں۔ لیکن حال ہی میں ایک کتاب "مقام مسیح" شائع ہوئی ہے جس میں تاریخ، انجیل اور قرآن مجید کی روشنی میں یہ ثابت کیا گیا ہے کہ یہ کتاب دراصل حضرت مسیحؑ کے ہی ان الہامی مواعظ اور تمثیلات کا مجموعہ ہے جو انہوں نے صلیب سے بچ جانے کے بعد لوگوں کو سنائیں۔ مصنف نے اس کو "مسیحؑ کی ہندی انجیل" کا نام دیا ہے۔ اس باب کو پڑھنے کے بعد وہ خلا پر ہو جاتا ہے کہ مسیح کی صلیب کے بعد کی ۱۲۰ سال تک کی زندگی میں خدا کی وحی جو نازل ہوتی رہی تو اس کا کچھ تو نشان ملنا چاہئے۔ غرضیکہ کسر صلیب سے متعلق تحریک احمدیت کی کاوشیں بار آور ہو رہی ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم اپنے کام کو زیادہ لگن سے اور منظم طریق پر آگے بڑھایں اور ان نئی فکری تبدیلیوں اور علمی تحقیق کا علم حاصل کریں جو مغربی دنیا میں ہو رہی ہیں تاکہ ہم مغرب سے طلوع اسلام کے خواب کو شرمندہ تعبیر کرنے کے لئے نئی منصوبہ بندی کر سکیں۔

میں چاہتا تھا کہ اس موضوع پر تفصیل سے آپ کے سامنے اپنے خیالات کا ظہار کرتا لیکن جب گذشتہ رات میں طلباء اور طالبات کے تحریری جوابات کو چیک کر رہا تھا تو بعض سوالوں کے جوابات اتنے عمدہ تھے کہ جی چاہا کہ اپنے خیالات کی بجائے ان جوابات کو آپ کو سناؤں تاکہ آپ کو اندازہ ہو سکے کہ آپ کی نئی نسل تحریک کے مسائل کو کس حد تک سمجھ رہی ہے اور ان میں بیان کرنے کی کتنی اہلیت ہے۔

اب چند سوالات اور ان کے جوابات ملاحظہ فرمائیں۔

سوال: ندوہ میں حضرت خواجہ کمال الدین صاحب نے سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نہایت فصیح و بلیغ لیکچر دیا جس نے پبلک کو مسحور کر دیا۔ لیکچر کے اختتام پر وہاں کے رئیس نے خواجہ صاحب کے لئے ایک فٹن کا انتظام کیا۔ راستہ میں خواجہ صاحب اور رئیس کے درمیان جو گفتگو ہوئی وہ بیان کریں؟

جواب: از سارہ احمد صاحبہ، لاہور

حضرت مرزا صاحب کی وفات کی بعد مولانا نور الدینؒ صاحب کی خلافت میں مولانا محمد علی صاحب اور خواجہ کمال الدین صاحب نے ندوۃ العلماء کے سالانہ جلسہ میں شرکت کی۔ خواجہ صاحب نے سیرت نبی اکرمؐ پر ایک بہت خوبصورت تقریر کی جس نے سننے والوں کو مسحور کر دیا۔ مولانا شبلی تو بہت بڑے دل کے آدمی تھے اور انہی کے کہنے پر خواجہ صاحب تقریر کے لئے ندوہ تشریف لے گئے تھے لیکن دیگر مولوی صاحبان بہت تنگ دل تھے۔ ابھی خواجہ صاحب تقریر کے درمیان میں تھے تو ایک مولوی پیچھے سے کرسی

پر چڑھ گیا اور اپنی تقریر شروع کر دی۔ لوگوں نے کہا یہ کیا بدتمیزی ہے۔ تو اس نے کہا کہ مرزائی لوگوں کی بات سننا کفر ہے۔ لوگوں نے کہا لیکن اس وقت تو وہ حضرت محمدؐ کی سیرت ایسے عجیب انداز سے سنا رہا ہے جو ہم نے مولویوں سے کبھی نہیں سنی۔ مولوی نے کہا کہ ان کی یہ بات بھی سننا کفر ہے۔ لوگوں نے کہا کہ اگر کوئی عیسائی حضور اکرمؐ کی تعریف میں کچھ کہہ دے تو تم اسے سند بنا کر لئے پھرتے ہو۔ یہ لوگ تو پھر اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں۔ مولوی نے کہا کہ ان لوگوں کے کفر یہود و نصاریٰ کے کفر سے بھی بڑھ کر ہے۔ لوگوں نے خواجہ صاحب سے کہا کہ آپ باہر والان میں چلیں ہم وہاں پر آپ کی تقریر سنیں گے۔ جب تقریر ختم ہو گئی تو ایک بزرگ صورت رئیس آئے وہ خواجہ صاحب کی تقریر سے بہت متاثر تھے انہوں نے کہا آپ چلیں۔ میں آپ کو فٹن میں گھر پہنچا دوں۔ راستہ میں انہوں نے خواجہ صاحب کی تقریر کی تعریف کی۔ پھر پوچھا کہ ایک بات بتائیں کہ کیا حضرت مرزا صاحب قرآن مجید پر ایمان رکھتے تھے؟ خواجہ صاحب نے جواب دیا کہ بالکل وہ الحمد سے لے کر والناس تک پر ایمان رکھتے تھے۔ البتہ آپ کے مولوی حضرات قرآن پر ایمان نہیں رکھتے۔ اس پر وہ بزرگ چونک پڑے اور پوچھا وہ کیسے؟ خواجہ صاحب نے جواب دیا کہ وہ تو قرآن مجید کی ۵۰۰ آیات کو منسوخ قرار دیتے ہیں جبکہ حضرت مرزا صاحب قرآن مجید کے ایک ایک لفظ کو خدا کی طرف سے اور قابل عمل سمجھتے ہیں۔ اس پر رئیس صاحب بہت خوش ہوئے اور کہا اب بات سمجھ میں آگئی۔ اللہ اللہ یہ مولوی بھی کیسی غلط باتیں پھیلاتے ہیں۔

سوال : دجال کی سواری کی تفصیلات اور موجودہ دور کی تیز رفتار ذرائع آمدورفت پر تبصرہ کریں؟

جواب : از سارہ احمد صاحبہ' لاہور۔

دجال کی سواری کے بارے میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے کہا ہے کہ وہ ریل ہے۔ احادیث میں درج تفصیلات کے مطابق انجن کی سیٹی گدھے کی آواز سے مشابہ ہے اور اس کے دونوں کانوں یعنی انجن ڈرائیور اور گارڈ کے درمیان کا فاصلہ عام طور پر ستر باع کا ہوتا ہے۔ اس کی رفتار کے بارے میں کہا گیا ہے کہ وہ زمین کو لپیٹتی جائے گی اور اس طرح چلے گی جیسے ہوا بادل کو اڑائے لے جاتی ہے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس کے سامنے بادل کا پہاڑ ہو گا۔ اسے آگ اور پانی کی معیت حاصل ہو گی۔ آج کل کی ریل اور اس کی برق رفتاری کا یہی عالم ہے۔ سواری کے ساتھ روٹیوں کا چلنا ریل کے ساتھ ریسٹورنٹ کار کے چلنے کا نقشہ ہے اور یہ کہ وہ تجارت کے لئے استعمال ہو گی اور لوگوں کو اس کی طرف بلایا جائے گا یہ سب ریلوے سٹیشن کا نقشہ ہے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ وہ ٹخنوں تک پانی میں چلے گی جو کہ بالکل آبدوز کا نقشہ ہے۔ دجال کی سواری کے بارے میں یہ بھی کہا گیا کہ اس کی آواز بادلوں کی گڑگڑاہٹ کی طرح ہو گی۔ یہ تمام نشانات آج کل کی جدید ذرائع آمدورفت پر پوری اترتی ہیں۔ اب سوچنے کی بات یہ ہے کہ آج سے چودہ سو سال پہلے جب ان چیزوں کا کوئی تصور بھی نہ تھا اس سے بہتر نقشہ نہیں کھینچا جا سکتا تھا۔

سوال : تشبیہ اور استعارہ میں فرق کی تشریح اور مثالیں دیں؟

جواب : از عاصمہ ریاض صاحبہ' لاہور۔

تشبیہ سے مراد یہ ہے کہ دو اشیاء یا اشخاص کے درمیان کسی مشترک بات یا خوبی کو بیان کرنے کے لئے مماثلت ظاہر کی جائے مثلاً" اگر کسی شخص کی بہادری کی تشبیہ دینی ہو تو کہیں گے کہ "وہ شخص تو شیر کی طرح بہادر ہے" یا اگر خوبصورتی کی تشبیہ دینی ہو تو کہیں گے کہ "فلاں شخص کا چہرہ تو چاند کی طرح ہے"۔

استعارہ' تشبیہ یا مماثلت کی شدت کو ظاہر کرنے کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً" اگر ہم یہ کہیں کہ "فلاں شخص شیر ہے" یا یوں کہیں کہ "اس شخص کا چہرہ چاند ہے"۔

تشبیہ اور استعارہ میں یہ فرق ہے کہ تشبیہ صرف مماثلت کو ظاہر کرتی ہے اور استعارہ مماثلت کی شدت کو ظاہر کرتا ہے۔ اسی لئے حضرت مرزا صاحب کی بھی اگر تشبیہ دی جائے تو کہیں گے کہ حضرت مرزا صاحب حضرت عیسیٰ کے مثیل ہیں۔ اور یہ جو احادیث میں آیا ہے کہ تم میں مسیح ابن مریم آئے گا۔ تو یہ استعارہ ہے اور یہاں مسیح ابن مریم سے مراد حضرت عیسیٰ کا مثیل ہونا ہی ہے۔

سوال: سید اشہدالدین صاحب کون تھے اور جب انہوں نے امریکہ میں تبلیغ اسلام کے لئے استخارہ کیا تو ان کو کیا بتایا گیا؟

جواب: از سارہ احمد صاحبہ' لاہور۔

یہ بات رسول کریمؐ نے خواب میں سید اشہدالدین صاحب کو بتائی جو سندھ میں ایک جگہ ہالہ میں رہتے تھے اور جھنڈے والے پیر کے نام سے مشہور تھے۔ ان کے مرید عبداللہ عرب صاحب ان کے پاس آئے اور انہیں کہا کہ وہ امریکہ میں اشاعت اسلام کے بارے میں استخارہ کریں۔ یہ بات انہوں نے اس لئے کہی کہ انہوں نے لوگوں سے چندہ جمع کر کے اور اپنا ذاتی ۱۶ ہزار روپیہ الیگزینڈر رسل ویب صاحب کو امریکہ میں اشاعت اسلام کے لئے دیا تھا۔ ویب صاحب نے اسلامک ورلڈ کے نام سے رسالہ نکالا لیکن چندہ کی کمی کی وجہ سے وہ بند ہو گیا۔ عبداللہ عرب صاحب اب پریشانی کی حالت میں اپنے پیر صاحب کے پاس آئے تھے۔ سید اشہدالدین صاحب نے پہلی دفعہ استخارہ کیا تو انہیں بتایا گیا کہ حضرت مرزا صاحب کے تصرفات کی وجہ سے امریکہ میں اشاعت اسلام کا کام ہو رہا ہے۔ دوسری دفعہ استخارہ کرنے پر انہیں نبی اکرمؐ نے خواب میں بتایا کہ اس زمانہ میں میرا نائب مرزا غلام احمد قادیانی ہے۔ جس طرح وہ بتائیں اس طرح کریں۔ سید اشہدالدین صاحب نے اس سے پہلے حضرت مرزا کا نام بھی نہ سنا تھا۔ جب دو دفعہ انہیں یہ بتایا گیا تو انہوں نے قادیان جانے کا فیصلہ کیا۔ لیکن ان کے مریدوں نے انہیں مشورہ دیا کہ چونکہ حضرت مرزا صاحب پر فتویٰ کفر لگا ہے اس لئے ان کا وہاں جانا مناسب نہ ہو گا۔ چنانچہ ان کی جگہ ان کے خلیفہ عبداللہ عرب صاحب قادیان گئے۔

سوال: کیا حضرت مرزا صاحب نے مصلح موعود والی پیشگوئی کبھی بھی مرزا محمود احمد پر چسپاں کی؟

جواب: از حلیمہ سعید صاحبہ' راولپنڈی۔

نہیں۔ حضرت مرزا صاحب نے مصلح موعود والی پیشگوئی کبھی بھی مرزا محمود احمد صاحب پر چسپاں نہیں کی۔

جب مرزا محمود احمد صاحب پیدا ہوئے تو حضرت مرزا صاحب نے واضح الفاظ میں بتا دیا کہ یہ نام صرف ایک اچھے شگون کے طور پر رکھا جا رہا ہے اس سے مصلح موعود کی پیشگوئی کا کوئی تعلق نہیں۔

اس کے علاوہ کتاب حجتہ اللہ صفحہ ۱۰ پر حضرت مرزا صاحب نے واضح طور پر بتا دیا کہ آپ نے مصلح موعود کی تخصیص نہیں کی اور آپ نے اعتراض کرنے والوں کو چیلنج کیا کہ وہ اس بارے میں آپ کی کوئی تحریر یا اشتہار لا کر دکھائیں۔ آپ نے فرمایا:

"اس بارے میں اگر کسی کے پاس میرا کوئی الہام موجود ہے تو پھر اس پر لعنت ہے اگر وہ اسے شائع نہ کرے"۔

یہ کتاب ۱۸۹۴ء میں شائع ہوئی اور مرزا محمود احمد صاحب ۱۸۸۹ میں پیدا ہوئے۔ غرض حضرت مرزا صاحب نے یہ پیشگوئی مرزا محمود احمد صاحب پر بھی کبھی چسپاں نہیں کی۔

اس بات کا مزید ثبوت یہ حقیقت ہے کہ ۱۹۰۷ء میں مرزا مبارک احمد صاحب کی وفات کے بعد الہام کے ذریعے حضرت مرزا صاحب کو مصلح موعود کے بارے میں دوبارہ بتایا گیا یعنی مصلح موعود اس وقت تک پیدا نہیں ہوا تھا لہٰذا مرزا محمود احمد صاحب مصلح موعود نہیں ہو سکتے۔

سوال : خلق قرآن سے کیا مراد ہے؟
جواب : از حلیمہ سعید صاحبہ' راولپنڈی۔
خلق قرآن سے مراد یہ ہے کہ قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی طرف سے لفظ بہ لفظ نازل نہیں ہوا بلکہ صرف اس کا مفہوم حضرت جبرائیلؑ کے ذریعہ حضور اکرمؐ پر نازل کیا گیا اور پھر آنحضرتؐ نے اسے اپنے الفاظ میں بیان کر دیا۔
ایک زمانہ میں اس پر اجماع امت بھی ہوا۔ علامہ محمد اقبال اور سر سید بھی اس عقیدے کے قائل تھے مگر یہ کسی صورت صحیح نہیں ہو سکتا کیونکہ قرآن مجید خود اس کے خلاف گواہی دیتا ہے۔ آیت کریمہ ہے :
انا نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحافظون
(ترجمہ) ہم نے خود اس ذکر کو نازل کیا اور ہم خود اس کی حفاظت کریں گے۔
اس طرح خلق قرآن کا عقیدہ غلط ثابت ہو گیا۔
مجھے امید ہے کہ ان چند جوابات سے آپ نے بھی اندازہ لگا لیا ہو گا کہ طلباء اور طالبات نے کس حد تک اس کورس سے فائدہ اٹھایا ہے۔
پیشتر اس کے کہ میں تحریری اور زبانی امتحانات کے نتائج کا اعلان کروں میں ضروری سمجھتا ہوں کہ ان خواتین اور احباب کا شکریہ ادا کروں جنہوں نے نتائج کے مرتب کرنے' کورس کو زیادہ مفید بنانے اور دیگر انتظامات میں میری معاونت کی ہے۔ ان کے اسمائے گرامی یہ ہیں۔
محترم چوہدری منصور احمد صاحب۔ آفتاب احمد صاحب' انچارج مہمان خانہ۔ صفیہ سعید صاحبہ۔ بیگم ریحانہ ریاض صاحبہ۔ بشریٰ علوی صاحبہ۔ سیمرا اشرف صاحبہ۔ پروفیسر اعجاز احمد صاحب۔ انوار احمد صاحب۔ چوہدری محمد حیات صاحب۔ چوہدری عبدالقیوم صاحب۔ ضیاء الرحمٰن صاحب۔ فیض الرحمٰن صاحب۔ ریاض احمد صاحب۔ قاضی عبدالاحد صاحب' انچارج لائبریری۔ عامر عزیز صاحب اور عاصم خلیل صاحب۔ خدا تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دے۔ میں آپ سب احباب کا بھی بے حد ممنون ہوں جنہوں نے شرکت کر کے آج کی اس تقریب کو رونق بخشی اور نوجوانوں کی حوصلہ افزائی فرمائی۔
نتائج یہ رہے :

سینئر گروپ طلباء :

طیب انوار احمد' لاہور	— اول
عبیداللہ سعید' ایبٹ آباد	— دوم
عثمان احمد' اوکاڑہ	— سوم

سینئر گروپ طالبات :

سارہ احمد' لاہور	— اول
عاصمہ ریاض' لاہور	— دوم
حلیمہ سعید' راولپنڈی	— سوم

جماعت پشاور کا گروپ — تربیتی کورس شیلڈ

جونیئر گروپ طلباء :

قدوس انوار احمد' لاہور	— اول
مدثر عزیز' پکھی	— دوم
آفتاب احمد' پشاور	— سوم

جونیئر گروپ طالبات :

رملہ ناصر' لاہور	— اول
جمیلہ سلام' لاہور	— دوم
انیقہ رحمان' لاہور	— سوم

ناصر احمد
انچارج پروگرام